

# مارکنگ اسکیم-اردو

{Marking Scheme \_Urdu ( Class 12 th)}

ANNUAL EXAMINATION

March-2025

مضمون-اردو

صدر ممتحن اور ممتحن کے لیے عامہ ہدایات:

( General Instruction for Head Examiners and Examiners)

ممتحن کو چاہئے کہ کاپیوں کی اصلاح چانچ شروع کرنے سے قبل مارکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں، ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کرہ کر نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجرور کرتا ہے۔ اس طرح کی جانچ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ مارکنگ کے دوران کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لیے کافی غور و خوچ کو بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے۔ ان نکات پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

یہاں ایک بات اور واضح کی جارتی ہے کہ مارکنگ اسکیم میں جو کاپیوں کی جانچ کا نمونہ پیش کیا جا رہا ہے، ضروری نہیں کہ طلبہ کے جوابات اس نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز میں ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی کاپیوں کی جانچ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔ امید ہے کہ اس صبر آزمایا کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔ ممتحن کا رویہ مشفقاتہ ہونا چاہئے۔ قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ہی روایتی انداز سے مارک کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے اتنی بی ایس ای، بھومنی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لیے صدر ممتحن ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چانگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتنی اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) ممتحن کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلہ خیال کرچے ہوں۔

(3) صدر ممتحن باریک بینی سے اس بات کا اطمینان کر لیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے تحت ہورہی ہو نہیں۔ مارکنگ اسکیم کے تحت کاپیوں کی جانچ کی تسلی ہونے پر ہی ممتحن کو مزید کاپیاں مارکنگ کے لیے دی جائیں۔

(4) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیے میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزاء میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد ائمہ بنادیا جائے۔

(5) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورے کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایک سوال کے ایک سے زیادہ جواب لکھتا ہے تو اس سوال کے نمبر دیے جائیں جو زیادہ صحیح ہو۔ کم نمبر والے جواب کو Over Attempted لکھ کر کاٹ دیا جائے۔ اگر کوئی طالب علم صحیح جواب لکھ کر غلطی سے یا جلد بازی میں اسے کاٹ دیتا ہے اور دوبارہ جواب لکھا ہے وہ غلط ہے یا زیادہ معیاری نہیں ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری کٹے ہوئے جواب کو ہی صحیح تصور کرنے ہوئے اس پر نمبر دے دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دیے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون میں استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کہ اس کا جواب پوچھنے گئے سوال سے زیادہ مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(8) ممتحن کو تمام سیس (SETS) کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی مطلعہ کرنا چاہیے تاکہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی

(9) ممتحن کو چاہئے کہ ہر کا پی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز 30 کا پیاں چیک کرنے میں کم آٹھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(10) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کے جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(11) براہ کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صدقی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(12) صدر ممتحن ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی جانچ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر (X) کا نشان لگادیا جائے اور صفر دیا جائے یورا سے اس طرح (ZERO) لکھا جائے۔

(13) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صدقی صد نمبر دینا ممکن نہیں ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(14) اگر کسی طالب علم نے کثیر انتخابی سوال کا جواب دیتے ہوئے انتخاب کا اصل جواب کی بجائے (ا، ب، پ، ت) میں سے صحیح جواب 'ب'، یا (ا، 2، 3، 2، 3) میں سے جو صحیح جواب '3' لکھا ہے تو اس کو ہرگز غلط نہ سمجھا جائے۔

# مضمون-اردو جماعت-باریوں

### مقررہ وقت: 3 گھنٹے

کل نمبر: 80

نمبروں کی تفہیم	مکمل جوابات رویلیو پوائنٹ	سوال نمبر
1	سوال 1. مندرجہ ذیل معروضی سوالات کے چار۔ چار جواب دیے ہیں۔ صحیح جواب کا انتخاب کر کے اپنی کاپی میں لکھیے:- (i) 'روشنائی' کس کی کتاب ہے؟	1.
1	جواب: (1) سجاد ظہیر (ii) 'زینہار' کے معنی کیا ہیں؟	
1	جواب: (3) ہرگز (iii) مرزا غالب کہاں پیدا ہوئے؟	
1	جواب: (3) دہلی (iv) 'محل' کے معنی کیا ہیں؟	
1	جواب: (1) دھوکا (v) "مچھر" کس کا انشائیہ ہے؟	
1	جواب: (1) خواجہ حسن ناظمی (vi) لفظ 'قدس' کے کیا معنی ہیں؟	
1	(جواب: (2) پاکی (vii) 'زرد چوپوں کی بہار' کس کا سفر نامہ ہے؟	
1	جواب: (1) رام لعل (viii) 'واللہ' کے کیا معنی ہیں؟	
1	جواب: (2) خدا کی قسم (ix) 'وافر' کے معنی کیا ہیں؟	
1	جواب: (1) بہت زیادہ (x) 'عربیانی' کے معنی کیا ہیں؟	
1	جواب: (2) ننگا پن (xi) 'مقید' کے معنی کیا ہیں؟	
	جواب: (1) قید	

1	(xii) 'سکون کی نیند، کس کا افسانہ ہے؟ جواب: (۲) اقبال مجید	
1	(xiii) خواجہ حسن نظامی کہاں پیدا ہوئے؟ جواب: (۱) دہلی	
1	(xiv) حآلی کا اصل نام کیا ہے؟ جواب: (۲) الطاف حسین	
1	(xv) 'نظم' کس زبان کا لفظ ہے؟ جواب: (۱) عربی کا	
1	(xvi) 'عزل' کے لغوی معنی کیا ہیں؟ جواب: (۱) عورتوں سے باتیں کرنا	
کل نمبر = 16	مندرجہ ذیل بہت مختصر سوالات کے جواب لکھیے۔ (i) 'ساحل اور سمندر' کس کا سفرنامہ ہے؟ جواب: سید احتشام حسین کا (ii) 'اس آباد خرابے میں، کس کی خود نوشت ہے؟ جواب: اختر الایمان کی (iii) ہوری پریم چند کے کس ناول کا کردار ہے؟ جواب: گئو دان (iv) 'روح ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے، کس کی نظم ہے؟ جواب: ڈاکٹر علامہ اقبال کی	2.
کل نمبر = 4	مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔ "گھر کے گھر بے چراغ پڑے ہیں" سے غالب کیا مراد ہے؟ جواب: 1857ء کی پہلی جنگ آزادی کے دوران دہلی سے لوگ یا تو گھر چھوڑ کر چلے گئے یا پھر ان کو جن کر قتل کر دیا گیا۔ گھر خالی ہو گئے۔ وہاں کو چراغ جلانے والا یار و شنی کرنے والا نہیں بچا۔ یعنی ان گھروں پر ویرانی چھائی ہوئی تھی۔	3.

2	<p>تلقیدی مضمون کے کہتے ہیں؟</p> <p>جواب: وہ مضمون جس میں کسی فن پارے، ادب پارے یا تخلیق کی خوبی اور خامیوں کی نشان دہی کی جائے اس مضمون کو تلقیدی مضمون کہتے ہیں۔ تلقیدی مضمون میں غیر جانبداری سے کام لیا جاتا ہے تاکہ ادب پارے کے ادبی محسن کی عکاسی ہو سکے۔</p>	4.
2	<p>پیر وڈی کے فن پر گلیم الدین احمد کے خیالات کیا ہیں؟</p> <p>جواب: گلیم الدین احمد نے پیر وڈی کے فن پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”اردو کے لیے یہی چیز ہے، اس فن کو ترقی دیں۔ پیر وڈی تو شہکاروں کی ہوتی ہے۔ یہ تو کارلوں کا فن ہے۔ آپ کا اندازہ استہزا سیہ نہیں بلکہ اُسلوب کو نمایاں کرنے کا ہے۔“</p>	5.
2	<p>گنام پہاڑی کے گیست ہاؤس میں سیاح کیوں آتے تھے؟</p> <p>جواب: گنام پہاڑی کے گیست ہاؤس میں سیاح سیر و تفریح ہنی موں منانے، سکون اور محبت کی تلاش میں آتے تھے، تاکہ کچھ وقت شہروں کی ہاچل سے دور اطمینان سے گزار سکیں۔</p>	6.
2	<p>شہزادے نے ہوا کی دیوی سے کیا سفارش کی؟</p> <p>جواب: شہزادے نے ہوا کی دیوی سے سفارش کی کہ وہ اس ملک کی پریشان حال جتنا کو مالا مال کر دے تاکہ وہ سب آرام اور سکون سے رہ سکیں۔</p>	7.
2	<p>درسے میں پڑھنے والی بچی لالی کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟</p> <p>جواب: درسے میں پڑھنے والی بچی ایک صحیح درسے میں نظر نہیں آئی۔ پہلے درسے میں اسے ڈھونڈا گیا، پھر جنگل میں کچھ لڑ کے گئے۔ جنگل میں ایک بھٹ کے باہر کچھ خون، خون میں لٹ پت لالی کے کپڑے اور اس کی کھوپڑی ملی۔ اسے لکڑ بکا اٹھا کر لے گیا تھا۔</p>	8.
2	<p>چر و یا کوف کی موت کا سبب کیا تھا؟</p> <p>جواب: چر و یا کوف نے محسوس کیا کہاں کی چھینک سے جزل کو تکلیف پہنچی ہے۔ چنانچہ اس نے تھیڑ میں ہی دوبار ان سے معافی مانگی۔ جب جزل نے اس کی بات نہیں سنی تو پھر وہ دو مرتبہ الگ الگ دن جزل کے دفتر پہنچا اور بتایا کہ وہ معذرت خواہ ہے۔ اسے بے حد شرمندگی ہے۔ لیکن جزل نے سمجھا کہ یہ شخص اس کا مذاق اڑا رہا ہے۔ اس لیے اس نے پوری بات سنے بغیر اسے زور سے ڈاٹ کر دفتر سے باہر نکال دیا۔ اسی احساس کو لیکر وہ گھر پہنچا اور صدمہ سے اس کی موت ہو گئی۔</p>	9.

2	<p>”جلتی جھاڑی“ میں افسانہ نگار نے بوڑھے مجھوارے کی تصویر کشی کس انداز میں کی ہے؟</p> <p>جواب: افسانہ نگار نہیں وہ ما بوڑھے مجھوارے کے تعلق سے لکھتے ہیں کہ وہ بوڑھا آدمی ایک جھوٹی سی کرسی پر بیٹھا تھا۔ بالکل خاموش، بے حس و حرکت۔ منہ میں پائپ دبا تھا، جونہ جانے کب کا بجھ چکا تھا۔ ہاتھ میں مجھلی پکڑنے کا کائنات تھا۔ ندی کے کنارے گندے پانی میں دور تک ڈوبا ہوا تھا۔ لیکن اس کا دھیان کانٹے کی طرف نہیں تھا۔ وہ جزیرے سے پرے شہر کے پلوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔</p>	10
3	<p>نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے۔</p> <p>افسانہ ”جنم دن“ کا مختصر خلاصہ لکھیے۔</p> <p>جواب: ”جنم دن“ ملیالم کے مشہور ادیب و یکوم محمد بشیر کی کہانی ہے۔ یہ افسانہ واحد متكلم سے شروع ہوتا ہے۔ اس کہانی میں ایک انقلابی مصنف کے ایک دن کی رواداد ہے۔ یہ مخفی ایک دن کی رواداد نہیں بلکہ پورے جنم کی رواداد ہے۔ ایک افسانے میں مصنف کی ذہنی اور نفسیاتی کیفیت ہمارے سامنے آتے ہے۔ اس جنم دن پر مصنف اپنے آپ سے کہتا ہے کہ اب وہ کوئی غلط کام نہیں کرے گا۔ اس کی عمر 47 سال سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اب اس کے سر میں سفید بال بھی نہودار ہو گئی ہیں۔ لیکن مصنف کا جنم دن ہی اس کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ اسے صبح چھ بجے سے داپھر تین بجے تک ایک چائے کی پیالی بھی نہیں ملتی۔ پیسہ پاس نہیں، قرض دینے والے اب اسے قرض نہیں دیتے۔</p>	11.
3	<p>چر و یا کوف کو ایک صاحبِ اخلاق انسان کیوں کہا گیا ہے؟</p> <p>جواب: چر و یا کوف کو اس لیے ایک صاحبِ اخلاق انسان کہا گیا ہے کہ ایک مرتبہ وہ ایک تھیٹر میں دوسری قطار میں بیٹھا دوڑ بین سے اسٹچ پر پیش ہونے والا کھیل دیکھ رہا تھا۔ اسی دوران اسے چھینک آگئی۔ چھینک سبھی کو آتی ہے، مگر اس نے جیب سے روپاں نکال کر پہلے ناک صاف کی اور پھر ایک صاحبِ اخلاق انسان کی طرح اپنے چاروں طرف مڑ کر دیکھا کہ اس کی چھینک کسی کے لیے باعثِ خلل تو نہیں بنی۔ تبھی اسے احساس ہوا کہ پہلی صاف میں بیٹھا ایک پستہ قامت بوڑھا شخص بڑی احتیاط سے اپنی گنجی چاند اور گردان کو اپنے دستاں سے صاف کر رہا ہے۔ وہ شخص ایک بڑا افسر تھا۔ چر و یا کوف نے سوچا کہ یہ میرا افسر تو نہیں ہے پھر بھی مجھے ان سے معافی مانگ لیتی چاہئے۔ اس لیے چر و یا کوف کو صاحبِ اخلاق انسان کہا گیا ہے۔</p>	12.
3	<p>شاعر نے انسان کی ترقی کی سلسلے میں کن رکاوٹوں کا ذکر کیا ہے؟</p> <p>جواب: شاعر کہتا ہے کہ ترقی کے مرحلے کے کرتے ہوئے انسان کو اچھے ہر طرح کے تجربوں سے گزرنا پڑتا ہے اور جرود قدر، انسان کی لغزشیں اور گمراہیاں اس کے لیے طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا کرتی ہیں۔ معاشرے کی پابندیاں بھی انسان کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔</p>	13.

3	<p>رام لعل پاکستان کیوں جانا چاہتے تھے؟</p> <p>جواب: رام لعل میانوالی پاکستان میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کی ماں اور دوسرے لوگوں کا وہیں انتقال ہوا۔ اس کے بعد جو ان ہو کر ریلوے میں ملازمت کی۔ تقسیم ملک کے بعد وہ ہندوستان آگئے تھے۔ لیکن انہیں اپنے وطن اور آس پاس کا علاقہ یاد آ رہا تھا۔ چنانچہ اپنے ماں کی یادیں انہیں بے چین کر رہی تھیں اور وہ ان لوگوں اور علاقوں کو دیکھنے کے لیے پاکستان جانا چاہتے تھے۔</p>	14.
1	<p>مندرجہ ذیل محاوروں کا مطلب لکھ کر انہیں جملوں میں استعمال کیجیے۔</p> <p>(i) ٹس سے مس نہ ہونا:</p>	15.
1	<p>جواب: اپنی ضد پراڑے رہنا۔ اصغر اتنا ضدی اڑکا ہے کہ اپنے والدین کے کہنے پر بھی ٹس سے مس نہیں ہوتا۔</p>	
1	<p>(ii) چھٹی کا دودھ یاد آنا:</p> <p>جواب: مصیبت میں چھنس جانا۔ جنگل میں شیر کو دیکھتے ہی مجھے چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔</p>	
1	<p>(iii) دانتوں تلے انگلیاں دبانا:</p> <p>جواب: حیران رہ جانا: چور اور سپاہی کو ایک ساتھ مزے کے ساتھ با تین کرتے ہوئے میں نے دانتوں تلے انگلیاں دبائی۔</p>	
3	<p>کل نمبر: 3</p>	
8	<p>غالب کی خطوط نگاری پر ایک تفصیلی مضمون لکھیے۔</p>	16.
2	<p>یا</p>	
4	<p>غزل کی تعریف لکھتے ہوئے اس کے فن پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔</p>	
1	<p>(i) تمہید و تعریف</p>	
1	<p>(ii) نفس مضمون</p>	
1	<p>(iii) زبان و بیان</p>	
1	<p>(iv) اختتام</p>	
8	<p>کل نمبر = 8</p>	

	<p>مختصر افسانہ یا خاکہ نگاری میں سے کسی ایک پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔ یا دُسکون کی نیزد، یا 'فُوٹو گرافر' افسانے کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔</p> <p>2 (i) تمہید و تعریف 4 (ii) نفسِ مضمون 1 (iii) زبان و بیان 1 (iv) اختتام</p> <p>کل نمبر = 8</p>	17.
	<p>سوال 12. اپنی والدہ کی سالگرہ پر مبارکباد پیش کرنے کے لیے ایک خط لکھیے۔ یا</p> <p><b>جواب:</b></p> <p>☆ ابتدائیہ: (مکتب نگار اور مکتب الیہ کا پتا، تاریخ اور القاب و آداب) ☆ نفسِ مضمون ☆ اختتام</p> <p>کل نمبر = 8</p>	18.
	<p>میرا اسکول، میرا ملک ہندوستان، بڑھتی ہوئی مہنگائی اور کمپیوٹر کے فوائد میں سے کسی ایک پر تفصیلی مضمون لکھیے۔ یا</p> <p><b>جواب:</b></p> <p>2 (i) تمہید و تعریف 4 (ii) نفسِ مضمون 1 (iii) زبان و بیان 1 (iv) اختتام</p> <p>کل نمبر = 8</p>	18.

مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک شعری حصے کی تشریح سیاق و سباق کے ساتھ کیجیے۔  
(الف)

کھول آنکھ زمیں دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ  
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ڈرا دیکھ  
اس جلوہ بے پرده کو پردوں میں چھپا دیکھ  
ایام جدائی کے ستم دیکھ، جفا دیکھ

2 سیاق و سباق: مندرجہ بالا بند بارہویں جماعت کی کتاب ”گلستانِ ادب“ میں شامل نظم ”روح ارضی آدم کا استقبال“ کرتی ہے، سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس نظم کے خالق ڈاکٹر علامہ اقبال ہیں۔

3 تشریح: اس بند میں شاعر نے حضرت آدم کے جنت سے زمین پر آنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب حضرت آدم جنت سے زمیں پر تشریف لے آئے تو زمیں کی روح نے ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ اے حضرت آدم اپنی آنکھیں کھولیے اور زمیں، آسمان، فضا اور مشرق سے طلوع ہوتے ہوئے سورج کو دیکھیے! کتنا خوب صورت نظارہ ہے۔ ان پر نظر ڈالتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ذات کا خیال آئے گا جنہوں نے اس جہاں کو بنایا ہے۔ اس نظارے کے پرده میں اللہ تعالیٰ کی عالی شان ذات کا جلوہ دیکھیے۔ زمین کی روح حضرت آدم سے کہتی ہے کہ تو اس محبوب حقیقی سے جدا ہو کر یہاں آیا ہے۔ یہ تیرے لیے ستم و جفا ہے۔ یہ زندگی تیرے لیے جدائی کا زمانہ ہے۔ تجھے صبر سے کام لینا ہوگا اور خوف و امید کا معرکہ دیکھنا ہوگا۔ اس کے بغیر چارہ نہیں۔

5 کل جوڑ =

یا/

(ب)

دل کا وہ حال ہوا ہے غمِ دوراں کے تلے  
جیسے ایک لاش چٹانوں میں دبا دی جائے  
ہم نے انسانوں کے دکھ درد کا حل ڈھونڈ لیا  
کیا بُرا ہے جو یہ افواہ اڑا دی جائے

2 سیاق و سبق: مندرجہ بالا اشعار بارہویں جماعت کی کتاب ”گلستانِ ادب“ میں شامل جاں ثارِ آخرت کی غزل سے اخذ کیے گئے ہیں۔ ان اشعار میں شاعر نے زندگی کی مصیبتوں سے مقابلہ کرنے کے لیے انسان کی ہمت افزائی کی ہے۔

3 تشریح: پہلے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ مانے نے ہمیں اتنے غم دیے ہیں کہ ان غموں کی بدولت ہمارے دل کی حالت ایسی ہو گئی ہے جیسے کہ کوئی لاش چٹانوں کے نیچے دبادی گئی ہو، اور پھر اس لاش کو جو تکلیف پہنچی ہے ایسی ہی تکلیف کا احساس میرا دل کر رہا ہے۔

5 کل جوڑ = 5 دوسرے شعر میں شاعر عوام کے دکھ درد کے تعلق سے حل تلاش کرنے کا ذکر کرتا ہے۔ عوام کو راحت پہنچانے کے سلسلے میں افواہ کو جائز ٹھہرانے کی کوشش کرتا ہے۔ امید اور افواہ کا سہارا لیتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ جھوٹی خبر جس سے لوگوں کو راحت ملتی ہو تو ایسے جھوٹ اور افواہ پھیلانے سے ہم کو گریز نہیں کرنا چاہئے۔

